مرثیہ: ۱۳

درحال حضرت علی اکبر علیہ السلام

مطلع

دَولتِ مدحِ نبیؐ دین کا سرمایا ہے

تعداد بند: ۱۳۴

غازی آباد--۱۱ جنوری ۱۹۲۱ء

www.emarsiya.com

۱

دولتِ مدحِ نبیؐ دین کا سرمایا ہے　　اسی نایاب رقم سے یہ شرف پایا ہے
کلمہ پڑھتی ہے فصاحت وہ مرا پایا ہے　　بیت ہر اک مری قرآن کا اک آیہ ہے
عرشِ منبر پہ مکیں ہوں یہ قرینہ دیکھیں
کلمہ گو مری معراج کا زینہ دیکھیں

۲

جس کا مداح ہے رَب اُس کی ثنا پڑھتا ہوں　　اپنے پڑھنے پہ میں خود، صَلِ علا پڑھتا ہوں
کچھ فرشتوں ہی کو معلوم ہے، کیا پڑھتا ہوں　　قلمِ کاتبِ قدرت کا لکھا، پڑھتا ہوں
وصفِ محبوبِ خدا اور مرا منہ، واہ رے میں
ذرۂ خاک کا یہ مرتبہ، اللہ رے میں

۳

واہ رے ذکر، کہ آوازِ ثنا آتی ہے　　میری امداد کو تائیدِ خدا آتی ہے
بزم میں، گلشنِ جنت کی ہوا آتی ہے　　انما انت مُذکّرِ کی صدا آتی ہے
ذکر سرور کا بیاں کیا ہو کہ جو پایا ہے
وَرَفَعْنَا لَکَ قرآن میں جب آیا ہے

۴

زیرِ منبر مَلَکِ عالمِ بالا بھی ہیں　　اپنے مشتاق سب ادنی بھی ہیں اُعلا بھی ہیں
ذکر اوروں کا تو کیا سیّدِ والا بھی ہیں　　یاں نظر کردۂ اللہ تعالیٰ بھی ہیں
ساتھ فردوس سے سب اور نبیؐ آئے ہیں
مرثیہ سننے رسولِؐ عربی آئے ہیں

۵

میری تعریف کی یہ مدح و ثنا، صلِ علیٰ　　یوں درودوں کی ہر اک سمت صدا صلِ علیٰ
انبیا مدح کریں، شکر خدا صلِ علیٰ　　ای محمدؐ کی ثنا صل علا صلِ علیٰ
اور کیا اس سے زیادہ مری عزت ہوجائے
مدح گو سے وہ بڑھے، جس کو نبوت ہوجائے

www.emarsiya.com

۶

میرا کیا منہ جو محمدؐ کی میں توصیف پڑھوں ہاتھ جس تک کہ پہنچتا ہو وہ تالیف پڑھوں
آج مجلس میں نئی صنف کی تصنیف پڑھوں محوِ تعریف ہوں سب، پہلے وہ تعریف پڑھوں
پر لکھوں کس کی ثنا یہ مجھے حیرانی ہے
ثانیٔ ختمِ رسالت بھی تو لاثانی ہے ۷

صورتِ جوہرِ اول ہے اس آئینہ میں حق نظر آئے، وہ صیقل ہے اس آئینہ میں
دعویٔ نور مدلّل ہے اس آئینہ میں سورتِ نور مُشکّل ہے اس آئینہ میں
حق کو دیکھا نہیں، ہر شخص کو جو یاد کیا
ان کا منہ دیکھا، تو اللہ کو گویا دیکھا ۸

کون سی شے ہو ثنائے رخِ رنگیں کے لئے لوحِ قرآنِ مُبیں چاہیے یٰسیں کے لئے
روز روتے تھے جو شبیر شہ دیں کے لئے حق نے تصویرِ نبیؐ بھیج دی تسکیں کے لئے
کیوں نہ اکبر ہو بھلا دلبر ضرغامِ خدا
جیسی تصویر ہے ویسا ہی لقب نامِ خدا ۹

وقتِ تحصیلِ سعادت ہے، پڑھو مل کے درود یہ بیاں معدنِ رحمت ہے، پڑھو مل کے درود
عیش و عشرت کی یہ ساعت ہے، پڑھو مل کے درود آج اکبر کی ولادت ہے، پڑھو مل کے درود
منزلِ شہ کو شرَف ربِّ ہُدا نے بخشا
اُمِّ لیلا کو عجب چاند خدا نے بخشا ۱۰

یہ خبر سن کے صبا، کیوں نہ مچائے دھومیں نونہالانِ چمن، کیوں نہ خوشی سے جھومیں
شور تھا اور ہی کچھ رنگ ہے، اس گُلرو میں کھل گئے گُل، کہ مزا ملتا ہے اس خو بو میں
بلبلیں بولیں کہ پھر فصلِ بہاری آئی
چمنِ دہر میں پھر گُل کی سواری آئی

www.emarsiya.com

۱۱

ہر گلِ ترسے یہ کہتی تھی نسیمِ سحری لو مبارک کہ نئے سر سے ملا تاجِ زری
گل پکارے کہ ہے لازم تجھے، پیغامبری دیکھو ہر پھول کی آنکھیں ہیں عقیقِ شجری
کس طرح باغِ محمدؐ میں گزر ہوجائے
کہ گلِ روئے نبیؐ پیشِ نظر ہوجائے ۱۲

باچھیں کھلنے لگیں پھولوں کی، زہے جوشِ سرور غنچے دوری سے دل افسردہ تھے ہوکر مجبور
طائرِ قبلہ نما بن گئے جنت کے طیور ٹکٹکی باندھے ہوئے تاک رہے تھے انگور
نامرادی کے کہاں زخم بھرے ہیں اب تک
گو کچھ انگور بندھے ہیں پہ ہرے ہیں اب تک ۱۳

کس طرح دیکھتی نرگس کو یہ حیرانی تھی سنبلِ تر کو فزوں حد سے، پریشانی تھی
نارسائی سے، یہ اندوہ کی طغیانی تھی جوش غیرت سے ہر اک نہرِ چمن، پانی تھی
شادمانی میں نظر آئی خلل کی صورت
نیلوفر کھلتے ہی جلتا تھا کنول کی صورت ۱۴

بس کہ دربار میں کھلتے ہوئے پایا نہیں بار گلِ خورشید کے ویسے ابھی نکلے نہیں خار
واں ہیں مسرور زمیں چوم کے شاخیں ہر بار لے اُڑی بوئے گلِ تر کو ادھر بادِ بہار
فیضِ باری سے جو دربار میسر ہو جائے
بوئے گل پھول کے جامہ سے نہ باہر ہوجائے ۱۵

غلغلہ شہر میں ہے، دھوم ہر اک محفل میں چاند دیکھا نہیں، اور عید ہے ہر منزل میں
دل جو حسرت میں طپیدہ سے تو حسرت دل میں جان ٹھہری ہے نظارے کو تنِ بسمل میں
طاقِ کسریٰ کے عوض کوفہ کا در ہلتا ہے
خوف سے مہرِ منور کا جگر ہلتا ہے

www.emarsiya.com

۱۶

عورتیں آتی ہیں شاداں جو خبر پاتی ہیں — خواہرِ شہ انہیں اکرام سے بٹھلاتی ہیں
تہنیت دے کے پھر آخر یہی کہہ جاتی ہیں — لو نبیؐ آگئے اب فاطمہؑ یاد آتی ہیں
شادیاں ان کے لئے آج نہیں تھیں بی بی
اسی صورت کو پھڑک کر تو گئیں تھیں بی بی ۱۷

آئے ہنستے ہوئے گھر میں خلفِ پیغمبر — کان میں جھک کے اذاں کہنے لگے خود سرور
سر ہلانے لگے، تکبیر کو سن کر اکبر — ننھی انگلی کو ہلایا کہ احد ہے داور
ہر شرف طاعتِ معبودِ جہاں سے پایا
نامِ اکبر جو ملا وہ بھی اذاں سے پایا ۱۸

گود میں لے کے یہ زینبؑ نے کہا لو بھائی — لو چراغ آپ کو خالق نے دیا لو بھائی
مصطفیؐ جا کے پھرے شکرِ خدا لو بھائی — گھر تجلی کدۂ مہر بنا لو بھائی
شکر خالق کو تو مقدور کہاں ہے بھائی
میرے ماں باپ کا یہ نام ونشاں ہے بھائی ۱۹

تم بھی کچھ خوش ہوئے بھیّا یہ ہمیں بتلاؤ — مسکراتے ہو، تو منہ سے بھی ذرا فرماؤ
بھائی جاں شادیٔ مولود کا حق دلواو — نیک ساعت ہے یہ، ہم تو ابھی لیں گے لاؤ
شرم کا وقت نہیں، آنکھ ملاؤ بھائی
آج کیا دیتے ہو، ہمشیر کو لاؤ بھائی ۲۰

شہ نہ فرمایا کہ سب زیور و زر حاضر ہے — مال کیا مال، درِ علم کا گھر حاضر ہے
ورثۂ احمدؐ و میراثِ پدر حاضر ہے — کام اگر آئے تمہارے تو یہ سر حاضر ہے
کچھ تبرک ہیں یہاں، اور بھلا کیا ہے بہن
صرف اک چادرِ عصمت، تمہیں زیبا ہے بہن

www.emarsiya.com

۲۱

عرض کی زیور و زر، تم کو مبارک بھائی   احمدؐ پاک کا گھر، تم کو مبارک بھائی
ورثہ جدّ و پدر، تم کو مبارک بھائی   صدقے اس سر کے، یہ سر تم کو مبارک بھائی

نہ زر و مال نہ خلعت نہ گہر لوں گی میں
۲۲ گر خوشی سے مجھے دو گے، یہ پسر لوں گی میں

شہ نے فرمایا کہ اچھا، یہ پسر حاضر ہے   شوق سے گود میں لو، لختِ جگر حاضر ہے
لختِ دل راحتِ جاں نورِ نظر حاضر ہے   پرورش اس کی کرو، رشکِ قمر حاضر ہے

جو مقدر میں ہے، وہ ربِّ ہُدا دے گا ہمیں
۲۳ ہم نے یہ تم کو دیا اور خدا دے گا ہمیں

بولی بانو تمہیں پالوگی انہیں کیوں بی بی   ماں کی صورت سے ہلالوگی انہیں کیوں بی بی
کیا ابھی ہم سے چھڑالوگی انہیں کیوں بی بی   دودھ اوروں کا پلا لوگی انہیں کیوں بی بی

وہ کرم کیجے کہ صدمہ بھی نہ ہو بانو کو
۲۴ دائی ہی جان کے، خدمت کو رکھو بانو کو

بولی زینب کہ میں تم سے نہ چھڑاوں گی انہیں   رات دن آنکھ کے جھولے میں جھلاؤں گی انہیں
اپنی پلکوں سے تھپک کر، میں سلاؤں گی انہیں   تم انہیں دودھ پلاؤ، میں کھلاؤں گی انہیں

سچ ہے کیا تم سے سوا دوسری دائی ہوگی
۲۵ تم کو حق دوں گی میں، جب دودھ بڑھائی ہوگی

لے لیا راحت جاں کو شہ انس و جاں سے   دمبدم چاہ بڑھی رشکِ مہِ کنعاں سے
انکی صورت سے فقط عشق تھا، یا قرآں سے   جب ہوئی دودھ بڑھائی تو چھڑایا ماں سے

دو گہر بھائی نے بخشے تھے جو ماںجائی کو
دودھ کے حق میں وہ زینبؑ نے دیئے دائی کو

www.emarsiya.com

۲۶

بولی اے تاجِ سرِ عرشِ معلیٰ کی بہن دخترِ ابرِ کرم، دلبرِ زہرؑا کی بہن
گہر لٹا دے جو سخی اس شہِ والا کی بہن مرحبا شاہ نجف کے دُرِ یکتا کی بہن

واہ سچوں کی جو باتیں ہیں یہی ہوتی ہیں
۲۷ آبرو میری ہوئی جن سے، یہ وہ ہوتی ہیں

نخلِ امید کے دو تازہ ثمر تھے وہ گہر اخترِ طالعِ خورشیدِ قمر تھے وہ گہر
گلشن شاہ نجف کے گل تر تھے وہ گہر قلزمِ جود پیمبرؐ کے گہر تھے وہ گہر

جان بانو کی لڑی رہتی تھی، ہر موتی سے
۲۸ کربلا میں وہ چھنے فاطمہؑ کی پوتی سے

حال مکتب کا کہے مدح سرا بسم اللہ شاہ کا لاڈلا پڑھنے کو چلا بسم اللہ
کس فصاحت سے پڑھے نامِ خدا بسم اللہ لوح دل دے کے شہِ دیں نے کہا بسم اللہ

غل تھا کس حسن کی تزئین ہے ماشاء اللہ
۲۹ اسم اللہ پہ تحسین ہے ماشاء اللہ

محوِ تعلیمِ پسرِ، بنتِ شہِ مرداں تھی دورِ قُرآں سے عیاں منزلتِ عرفاں تھی
آنکھ آیت کی جھپکتی ہی نہ تھی، حیراں تھی صَرف خود صرفِ محبت تھی بلا گرداں تھی

نحو بھی محو ہوئی، علمِ عَرب سیکھ لیا
۳۰ نُطق مَنطقِ نے، بلاغت نے ادب سیکھ لیا

وقتِ تعلیم شجاعت کا اثر پیدا تھا صَرف میں بحث جو تھی، شیر کا دل بڑھتا تھا
حذف و اسقاط کا بچپن سے جری شیدا تھا راس کے ہمزہ کی تعلیل کا دل جویا تھا

نحو میں، تذکرۂ زیرو زَبَر پیش ہوا
فتح اور کَسر کا اِک معرکہ دَر پیش ہوا

www.emarsiya.com

۳۱

جب پڑھی نحو تو افعال میں جھگڑا دیکھا   علمِ منطق میں بھی، ایسا ہی قضیّہ دیکھا
اصطلاحات و لُغت میں یہی قصہ دیکھا   سارے علموں میں غرض عقل کو لڑتا دیکھا
اور ہی شان تھی جب علمِ بیاں جان گئے
جب الف دیکھ لیا، تیر و سناں جان گئے ۳۲

علمِ دیں بادشہِ ہر دوسرا سے سیکھا   سبقِ الفتِ شہ جوشِ ولا سے سیکھا
جوہرِ تیغ زنی سیفِ خدا سے سیکھا   جو کہ دادا کا چلن تھا، وہ چچا سے سیکھا
ماہ ہر طرح سے کامل جو ہوا، داغ ہوا
جب بہار آئی، تو پامالِ خزاں باغ ہوا ۳۳

پالنے والے کی حسرت نہ نکلنے پائی   خوب تقدیر سے ناشاد کی نسبت آئی
مرگ کا ساتھ ہی پیغامِ جوانی لائی   گردشِ چرخ نے غربت کی بلا دکھلائی
یوں تو زینب پہ ہراک روز مصیبت گزری
پر شبِ روزِ دہُم، سر پہ قیامت گزری ۳۴

شب کی مہلت جو ملی شہ کو ستم گاروں سے   یاس بیبوں کو ہوئی فاطمہ کے پیاروں سے
چاہا شب بھر نہ جدا ہوجیئے ان تاروں سے   کچھ تو آنکھوں کو تسلّی رہے نظاروں سے
سب نے زینب سے کہا زیست کے ساماں نہ رہے
دولہا اکبر کو بنا لیجے کہ ارماں نہ رہے ۳۵

یہ بیاں سنتے ہی اکبر کو بلایا اندر   جلد پوشاکِ نبیؐ لائی علیؑ کی دختر
شملۂ حیدرؑ کرار کو باندھا سر پر   جسمِ یوسفؑ پہ سجا، پیرہنِ پیغمبرؐ
غل ہوا، پوششِ محبوبِ خدا خوب کھلی
پھول سے جسم پہ کلیوں کی قبا خوب کھلی

www.emarsiya.com

۳۶

لال کو بیاہ کی پوشاک پنہائی فوراً   ہو بہو صورت نوشاہ بنائی فوراً
دود دل سُرمہ بنا آہ سَلائی فوراً   مسندِ احمدؐ مختار بچھائی فوراً
آنکھ کو جلوۂ نوشہ، سے جلا ہونے لگی
عمّہ قربان ہوئی دادی فدا ہونے لگی ۳۷

گہہ بلائیں لیں، کبھی پیار سے چوما رخِ پاک   کبھی سینہ سے لگا کر یہ کہا، نَحن فداک
پھر کبھی سینہ پہ منہ ملنے لگی، سینہ چاک   کبھی نوشاہ سے منہ پھیر کے روئی غم ناک
کبھی حیدرؑ کہا نانا کا کبھی نام لیا
ہائے اکبر کبھی کہہ کہہ کے جگر تھام لیا ۳۸

کبھی بولی، یہیں آرام کروائے مرے لال   جاگتی ہوں میں، تمہیں خواب کالازم ہے خیال
حکم سے مائل راحت ہوا وہ نیک خصال   منہ کو تکتی رہی تا صبح، یہ شیدائے جمال
دل جلاتا ہی رہا، سوز نہاں ساری رات
شمع بالیں وہ رہی، سوختہ جاں ساری رات ۳۹

دل الٹنے لگا، دلبر نے اگر کروٹ لی   کہتی تھیں، میرے نصیبے نے اُدھر کروٹ لی
پتلیاں تڑپیں کہ اے نور نظر کروٹ لی   اٹھ کے فوراً اُدھر آ بیٹھیں، جدھر کروٹ لی
رسمِ الفت کا دقیقہ نہ کوئی چھٹتا تھا
ہاتھ سینے پہ وہ رکھتے تھے، تو دم گھٹتا تھا ۴۰

دل مکدر ہوا، گر خاک پہ دامن دیکھا   کبھی بازو پہ جو باندھا تھا، وہ جوشن دیکھا
کبھی بوسونگھی کبھی پھول سا وہ تن دیکھا   شمع کو رکھ کے مقابل، رُخ روشن دیکھا
رات بھر دید میسر تھی عجب رونق تھی
یک بیک صبح اجل آی تو رنگت فق تھی

www.emarsiya.com

۴۱

دل پکڑ کر کہا، بیکس مرے دلبر اٹھو لو بنے صبح ہوئی، لُٹ گئی مادر اٹھو
ڈوبتے جاتے ہیں افلاک پہ اختر، اٹھو لو اذاں دو، مرے پیارے علی اکبر اٹھو
لہجۂ صاحبِ معراج تو سن لے زینبؑ
۴۲ اپنے نانا کی صدا، آج تو سُن لے زینبؑ

فوج میں آکے اذاں دینے لگے جب اکبر سن کے تکبیر چھری چلنے لگی زینبؑ پر
پھر شہادت جو کہی ذبح ہوئی یہ مضطر پڑھ کے تسلیم محمدؐ پہ، یہ بولی رو کر
خانۂ صاحبِ معراج، مٹا جاتا ہے
۴۳ کلمہ والے ترا نام آج، مٹا جاتا ہے

گوشِ گردوں میں پہنچنے لگی آوازِ رسول بابِ رحمت کی طرح کھل گئے سب بابِ قبول
خود اذاں بن گئی گلدستہ، جھڑے ایسے پھول کبھی خوش اور کبھی افسردہ ہوئی بنتِ بتولؑ
کبھی چلائی نظر ہو نہ مری جاں تجھ کو
۴۴ حفظِ خلاق میں دیتی ہے یہ اماں تجھ کو

طاعتِ صبح میں پھر محو ہوئی یوں وہ ملول سب نے سمجھا کہ مصلے پہ ہیں بے ہوش بتولؑ
یوں جھکی جیسے ہوا سورۂ مریم کا نزول فاتحہ محوِ ثنا تھی کہ زہے حُسنِ قبول
بیٹیاں فاطمہؑ کی یوں ہی ثنا کرتی ہیں
۴۵ اس طرح بندگئ ربِّ عُلا کرتی ہیں

اور توقیر ہوئی، جبکہ پڑھا سورۂ قدر خاص اعمالِ شبِ قدر نبی وہ ذی‌قدر
جُھک کے اٹھی جو رکوعین سے بنتِ شہِ بدر ابھی اندازِ مہِ نو تھے، ابھی جلوۂ بدر
ذکرِ وحدت سے یہ پیہم، کرمِ خاص بڑھا
دمبدم سورہ توحید کو اخلاص بڑھا

www.emarsiya.com

۴۶

محوِ سجدے میں بہم، جسم کے اعضا تھے تمام — تھم کے زانو بھی اٹھے جبکہ اٹھیں بہرِ قیام
پاؤں نے صرف تشہد میں تو پایا آرام — صبر بھی ہوش بھی، رخصت ہوئے ہنگامِ سلام
شکر ہے ختم ہوئی حمد و ثنا داور کی
پھر زباں کو ہوئی تسبیح علی اکبر کی ۴۷

طاعت آخر جو ہوئی پھر وہ جماعت نہ رہی — مصحفِ فاطمہؑ کے پاروں کی صورت نہ رہی
صبر کو بھی، شہ والا سے شکایت نہ رہی — داغِ عباسؑ سے، بازو میں بھی طاقت نہ رہی
اب وہ محشر ہے کہ معصوم کو غش آتا ہے
ہاتھ ملتے ہیں، کہ ہاتھوں سے پسر جاتا ہے ۴۸

یاں تو انکار اور اصرار میں ہے رد و بدل — گھر میں بے چین پھوپھی اور ہے مادر بیکل
اشک آنکھوں میں زباں پر یہ دعا اک اک پل — یاالٰہی کسی تدبیر سے ٹل جائے اجل
پاس پردے کے پریشان کھڑی ہے زینبؑ
کیا کرے سوچ میں حیران کھڑی ہے زینبؑ ۴۹

صبر جب ہو نہ سکا بولی کہ باہر آؤں — حکم فرماؤ تو بھیا انہیں میں سمجھاؤں
بچپنے کی یہ ہٹیں چھوڑ دو واری جاؤں — ایسے ناداں تو نہیں ہو جو تمہیں بہلاؤں
لٹ گئی ہوں مجھے آفت میں نہ ڈالو اکبر
گھر سنبھلتے ہیں یونہیں ہوش سنبھالو اکبر ۵۰

رو کے چلائے کہ لٹ جانے دیں گھر، جائیں نہ ہم — جائیں خود رن میں شہِ جن و بشر جائیں نہ ہم
کھائے تلواریں محمدؐ کا جگر، جائیں نہ ہم — باپ کو بھیج دیں مرجانے کو مر جائیں نہ ہم
مانگیے حق سے دعا، دل کو یہ الجھن نہ رہے
زندگی موت ہے گر آپ کے دشمن نہ رہے

www.emarsiya.com

۵۱
پیٹ کر بولی کہ بابا کو بچالو اکبر جو بلاشاہ پہ آئے اسے ٹالو اکبر
گھر کو جانے دو، مرے دل کو سنبھالو اکبر نئے دولہا کے سب انداز بنالو اکبر
بیاہ کی شادیاں برسوں رہیں اس مضطر کو
سہرا دکھلاؤ کہ ارماں نہ رہے مادر کو

۵۲
گھر میں وہ آئے تو پُرگرد تھی، ساری پوشاک دل مکدر ہوا، زینب نی اتاری پوشاک
پھول سے جسم پہ گل رنگ سنواری پوشاک جسم نازک پہ کھلی خوب وہ بھاری پوشاک
گل سی کلیوں کا نیا رنگ جو اظہار ہوا
رشک یہ باغ کے غنچوں پہ بہت بار ہوا

۵۳
سر پہ عمامہ کے پردے میں قمر باندھ دیا پر جبریل امیں جائے سپر باندھ دیا
لا کے پٹکا بھی سرِ شالِ کمر باندھ دیا ناخنِ شیر پئے فتح و ظفر باندھ دیا
تیغ پر یا اسد اللہ لکھا انگلی سے
ہاتھ پر نامِ ید اللہ لکھا انگلی سے

۵۴
پھر کہا دخترِ سلطان مدینہ آؤ کچھ خوشی کا نظر آتا ہے قرینہ آؤ
بھائی نوشاہ بنا آو سکینہ آؤ لال کے بیاہ کا آیا ہے مہینہ آؤ
لو خدا نے مرا ارمان نکالا بی بی
آج پروان چڑھا گود کا پالا بی بی

۵۵
شادماں ہوتی ہوئی آئی جو نادان بہن ہنس کے بولی نئے دولہا، ترے قربان بہن
اپنے عمو کے الم میں ہے پریشان بہن خوش ہوئی دیکھ کے یہ بیاہ کا سامان بہن
شکر اُس رَب کا، پھرے بخت ہمارے بھائی
نیگ اب سہرے کا دلوایئے پیارے بھائی

www.emarsiya.com

۵۶

روکے زینبؑ نے کہا نیگ میں لو داغ جگر　　کچھ خبر ہے کہ اجڑتا ہے پھولی جان کا گھر
بیاہ کیسا ارے مرنے کو چلا ہے یہ قمر　　مل لواے راحت جاں، پھر نہ ملیں گے اکبر
بات کرلو کہ نہ پھر بات سنائی دے گی
۵۷ دیکھ لو شکل کہ صورت نہ دکھائی دے گی

چاہنے والوں کے دل بجھ گئے جلتے جلتے　　ہاتھوں پر رنگ حنا آگیا ملتے ملتے
آخرش وعدہ قریب آگیا ٹلتے ٹلتے　　چھوٹی ہمشیر سے بھی مل لئے چلتے چلتے
جانِ مادر کی طرح، غمِ سے تڑپ کر نکلے
۵۸ غل ہوا وہ حرم پاک سے حیدرؑ نکلے

لو چلے ثانی محبوب خدا صل اعلیٰ　　رخش پر پایۂ معراج ملا صلِ علا
شان کو دیکھ کے قرآں نے کہا صل علا　　آئے رفرف پہ نبیؐ صلِ علا صلِ علا
عرش سے رحمت معبودِ ودود آنے لگی
۵۹ پردہ غیب سے آوازِ درود آنے لگی

قلب فرحت سے سنبھلتا نظر آتا ہے مجھے　　بحرِ مضموں بھی، اَبلتا نظر آتا ہے مجھے
مرثیہ، رنگ بدلتا نظر آتا ہے مجھے　　شیر مجلس میں ٹہلتا، نظر آتا ہے مجھے
زلزلہ بزم میں ہے کون ولی آپہنچے
۶۰ جنگ کا ذکر جو آیا تو علیؑ آپہنچے

رُخ کو گلشن جو کہیں، اپنے لئے کانٹے بوئیں　　آئینہ کہہ کے اسے مفت میں کیوں حیراں ہوئیں
گر کہیں اس کو قمر داغ بھلا کیونکر دھوئیں　　گھر کہیں بدر، تو پھر اور کمال اپنا کھوئیں
آفتاب اک ہے، سو ہم معنیٔ مے ہے وہ بھی
کہیں قرآن، تو اتری ہوئی شے ہے وہ بھی

www.emarsiya.com

۶۱

لام گیسو سے پئے عقلِ رسا لطف عجیب روئیت ابروئے زیبا میں، یہ مضمونِ غریب
لن ترانی کیلئے نون بھی نزدیک و قریب لام تاکید کی مانند، سدا فتح نصیب
نہ ملے نون، تو پھر بھی کہیں بیکار ہے لام
کفرِ اسلام سے کیوں زیر نہ ہو جار ہے لام

۶۲

چشم بددور ہر اک آنکھ میں احمدؐ کی نگاہ رتی بھر کا بھی تفاوت نہیں، ماشاء اللہ
قابلِ ساغرِ معراج، ہر اک حق آگاہ شیر و سرکہ پہ سفیدی و سیاہی بھی گواہ
اک طرف پنجہ مژگاں سے پیمبرؐ کا ہاتھ
پردہ اٹھا، تو کہاں پہنچا ہے حیدرؑ کا ہاتھ

۶۳

کیوں دہن کو کہے غائب مری عقلِ صائب منہ پہ لے آئے ہر اک شرعِ نبیؐ کا نائب
کلمہ گو بزم میں حاضر ہیں گنہ سے تائب سب نے پھرتی ہوئی دیکھی ہے، ضمیر غائب
اس نئے قول کا قائل، کوئی عالم بھی ہے
یہ مزا کیا ہے، کہ غائب متکلم بھی ہے

۶۴

زلف کو کہیئے اگر مشک، خطا سرزد ہو تیغ ابرو کہیں، تو عقل سے ردو کد ہو
چشم کو سحرِ رواں وہ کہے، جو مرتد ہو گر دہن کو کہیں غنچہ، تو وہ خوش بے حد ہو
دُرجو دنداں کو کہیں، آب رواں ہے گویا
لب کو کیا لعل کہیں، لال زباں ہے گویا

۶۵

گر زنخدان کو کہیں سیب تو بہتر کیا ہے طور سمجھے کوئی سینے کو وہ پتھر کیا ہے
گر قیامت کہیں قامت کو تو محشر کیا ہے دیں تو عنقا سے بھی تشبیہ کمر، پر کیا ہے
آئینہ گر قد آدم کہیں، وہ ساکت ہے
گر قدم کو کہیں مہتاب، کہاں ثابت ہے

www.emarsiya.com

٦٦

تیزراں ہے وہ فرس جو ہے حقیقت میں عقاب غیظ میں گاہ اسد، اور کبھی سرعت میں عقاب
عرش کو تکتا ہے معراج کی حسرت میں عقاب فخر یہ کہتا ہے فرفر یہی جودت میں عقاب

میں کرامت ہوں، کوئی شعبدہ بازی نہ کہے
٦٧ یاں ہے پشتوں سے یہ خدمت، کوئی تازی نہ کہے

فیضِ راکب سے، نگاہوں پہ میں چڑھتا ہی رہا نئے انداز سدا جنگ میں، گڑھتا ہی رہا
یہ سبق کیوں نہ رواں ہو، کہ میں پڑھتا ہی رہا جب چلی ساتھ ہوا، اُس سے بھی بڑھتا ہی رہا

یوں تو ہمراہ تھا لیکن دمِ سرعت آگے
٦٨ جیسے ہوتی ہے امامت سے نبوت آگے

تھم کے گونجا جو اسد خوف سے خودسر بھاگے دم بھی خودسینوں میں گھٹ گھٹ کے برابر بھاگے
طائر جاں روشِ طائرِ بے پر بھاگے جست کر کر کے ترائی سے غضنفر بھاگے

ڈر کے کہتے تھے، رخ اس دشت سے پھیرو بھاگو
٦٩ ہمہمہ شیر الٰہی کا ہے، شیرو بھاگو

نعرۂ شیر تھا، او خائنِ مکار نکل فتنہ پرواز و جفا پیشہ و غدار نکل
چھپ گیا کیوں، پسرِ سعدِ ستمگار نکل چن لے یہ بحرِ رَجز کے دُرِ شہوار نکل

فقرۂ بحرِ رجز گوہر شہوار ہے یہ
٧٠ دشمن آل نبیؐ کے لئے، تلوار ہے یہ

نوح ہیں فوج کے بیڑے کو ڈبوتے ہیں ہم خضر ہیں نامہ اعمال کو دھوتے ہیں ہم
شیر ہیں دیووں کو بھی جان سے کھوتے ہیں ہم حضرتِ حیدرؑ کرّار کے پوتے ہیں ہم

میرے دادا نے سرافرازوں کے سر کاٹ لئے
بالِ قدسی فقط اک نور تھے، پر کاٹ لئے

www.emarsiya.com

۷۱
جب مددگار خدائے مُتعالٰ اپنا ہے چاہیں جس ملک پہ قبضہ کریں مال اپنا ہے
آفتاب آپ سے بولا یہ جلال اپنا ہے بدر کو فتح کیا ہے، یہ کمال اپنا ہے
سرخرو حق نے کیا، آل میں شامل ہیں ہم
آخر اُکملتُ لکُم آیا، وہ کامل ہیں ہم

۷۲
مصطفیٰؐ کہہ گئے ہیں، عرش بریں پر ہم تھے شب معراج میں گو فرش زمیں پر ہم تھے
صورتِ نقش، پَرِ روحِ امیں پر ہم تھے جس جگہ پر تھے نبیؐ، ساتھ وہیں پر ہم تھے
پھر سپر تھے، وہی کترے ہوئے شہپر گویا
کودے خندق میں تو، قائم تھے ہوا پر گویا

۷۳
ہم گئے نوح کی کشتی پہ، تو طوفاں کیا تھا ہم نے سلطاں کیا، ورنہ مہِ کنعاں کیا تھا
جلوہ دکھلا دیا، ورنہ بنِ عمراں کیا تھا پنجتن کا تھا کرم، نقش سلیماں کیا تھا
بَرَکت ناموں کی تھی، تخت میں کیا رکھا تھا
یہ ہوا باندھی تھی ہم نے، کہ اوڑا رکھا تھا

۷۴
آستیں اُلٹے کوئی جنگ کا شوقین بڑھے واں سے کافر کوئی نکلے، تو ادھر دین بڑھے
سخت جان آئے، تو دم لینے کو یٰسین بڑھے ہادیٔ جادۂ حق، پڑھنے کو تلقین بڑھے
حق و باطل اُسے مرقد میں لٹا کر سمجھائیں
بے خبر ہوئے تو شانوں کو ہلا کر سمجھائیں

۷۵
ایک میخوار کھڑا تھا پسرِ سعد کے پاس قہقہہ مثلِ صُراحی کیا، دیکھا جو ہراس
گھٹ کے وہ بولا، تو ہنستا ہے، مرا دل ہے اداس پھر کہا طعن سے ظالم نے، کہ اللہ رے حواس
اسی جرات پہ کئی لاکھ کا افسر ہے تو
تیغ واں میان میں یاں آپ سے باہر ہے تو

www.emarsiya.com

۷۶
ہنس کے وہ بولا کہ لعنت تیری مدہوشی پر	او تنک ظرف اُبلنے لگا مینوشی پر
کوہ بھی تل نظر آیا ہے، سبکدوشی پر	کچھ کڑی سہہ کے اکڑتے ہیں زرہ پوشی پر
رہنے دے وقت پہ کام آئے گا یہ تن تیرا
ارے تعویذ کے قابل ہے یہ جوشن تیرا

۷۷
یہ سخن سنتے ہی غصہ سے بگڑ کر نکلا	شیر کی جنگ کو روباہ سے لڑ کر نکلا
ایسا ابلا تھا کہ تلوار پکڑ کر نکلا	جوش نخوت تھا کہ مردہ سا اکڑ کر
رَخش تھا یا کہ بلا، لاشہ تازہ لائی
موت چالیس قدم آگے، جنازہ لائی

۷۸
کو چکی سر کی کہوں، یا کہ جسامت تن کی	سیر دو سیر کا سر، لاش کئی سو مَن کی
رنگ میں مارسیہ، ناک میں صورت پھن کی	داڑھی کا ہے کو ہے جھاڑی کہو، کجلی بن کی
ریش جب اُڑتی ہے تب ڈیل نظر آتا ہے
نخل کی آڑ میں اک پیل نظر آتا ہے

۷۹
خود بلا سر پر پکاری، کہ سیہ کار نہ جھوم	آنکھ اور دل تو نہیں، پیل تو ہے بے خرطوم
ارے ظالم کبھی ظالم سے دبے ہیں مظلوم	صاحبِ فیل بھی، کعبہ پہ چڑھے تھے اوشوم
سنگریزے نہ اٹھے ایسے گراں ڈیلوں سے
مورچہ لے نہ سکے فیل ابابیلوں سے

۸۰
قد جسامت میں تو اک بُرج، بلندی میں منار	جان کے واسطے، تن جن کے لئے جیسے حصار
خود حصار اور سیہ دیو کا تازی دیوار	حد کی شوخی سے، نگاور پہ ہے شیطان سوار
وہ اگر بَل کرے، جی بڑھتے ہی تھوڑا ہو جائے
ایسے رہوار کو لاحول کو کوڑا ہوجائے

www.emarsiya.com

۸۱

اس کا دعوی تھا کہ ہاں، نام کا طالب ہوں میں شمر کی جاں، پسر سعد کا قالب ہوں میں
حاکمِ شام کا حَلّالِ مطالب ہوں میں کیوں نہ غالب رہوں، بن مصرع غالب ہوں میں
جس کا ساتھی ہوا، ہرگز نہ وہ مغلوب رہا
روم میں فرد رہا، نام سدا خوب رہا

۸۲

ہنس کے فرمایا، کہ ہیں آلِ ابی طالبؑ ہم دین کے قلب تو ایمان کے ہیں قالب ہم
فتح کے قوتِ اقبال سے ہیں جالب ہم سب ہیں آگاہ کہ کونین پہ ہیں غالب ہم
تو نے گو جنگ میں مُنہ کی نہیں کھائی ہے شقی
شومیٔ بخت تجھے گھیر کے لائی ہے شقی

۸۳

گر تو مصرع ہے، تو ممکن ہے کہ سالم رہ جائے ہم کریں نظم، تو مٹ کر ترا حاکم رہ جائے
خاص دیواں میں کوئی رکن، نہ قائم رہ جائے مصرعِ بحرِ رَمَل ہو کے وہ ظالم رہ جائے
قطع ہو سلسلۂ دم بھی، ضعیف ایسا ہو
سرزمیں پر رہے تاحشر، خفیف ایسا ہو

۸۴

اس پہ حرف آئے جسے اپنے ہنر میں ہو کلام رُبعِ مَسکوں کا مربع ہے کہ بیت الاسلام
شش جہت، ایک مسدس ہے زہے نظم و نظام مطلعِ نور ہے خود بیت خدائے علام
جن کے پیرو ہوئے کامل وہ ہنرمند ہیں ہم
تو جو مصرع ہے تو تقطیع میں کب بند ہیں ہم

۸۵

بولا ناری کہیں باتوں سے دبکتا ہوں میں ابھی کیا دیکھا ہے حیران ہوں تکتا ہوں میں
اپنی تعریف ہے، کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں میں بیتِ عالم میں وہ مصرع ہوں کہ یکتا ہوں میں
خوف سے تھم نہ سکا کوئی حریف آج تک
میں نے دیکھا ہی نہیں اپنا ردیف آج تک

www.emarsiya.com

۸۶
ہنس کے فرمایا کہ ہم سمجھے جواں مرد ہے تو تو نے دیکھا ہے زمانا کہ جہاں گرد ہے تو
تو نہیں کہتا تو ہم کہتے ہیں، بیدرد ہے تو خودتری آنکھ سے روشن ہے کہ ہاں فرد ہے تو
تیری ہم رنگ، تری زشتیٔ اعمال تو ہے
تیرا ہم چشم بھی ہم وزن بھی دجّال تو ہے

۸۷
کر کے افسوس جو دم صورت اژدر کھینچا سب غبار اپنے دل تنگ کے اندر کھینچا
غیظ میں میان سے باہر ہوا، خنجر کھینچا خنجر تیز نے شعلہ کی طرح، سر کھینچا
ڈھال بولی تجھے بھڑکائے گا دامن میرا
آگ پانی میں لگا دیتا ہے روغن میرا

۸۸
جھک کے وار اس نے کیا، تنکے سپر نے روکا شعلۂ آہ تھا، جو دودِ جگر نے روکا
موج آئی تھی، مگر بڑھ کے بھنور نے روکا دستِ جلادِ فلک تھا، کہ قمر نے روکا
ڈھال کہتی تھی کہ ثابت ہے نیا طور مرا
عقل بھی چرخ ہوئی دیکھ لیا دور مرا

۸۹
شیر بولا تری بازی کہیں چلتی ہے شقی مرگ تیری کفِ افسوس کو ملتی ہے شقی
دم نکل جائے گا، لے تیغ نکلتی ہے شقی اور مضمون ہے اب، طرح بدلتی ہے شقی
مصرعۂ قد کے مقابل جو یہ مصرع ہوگا
قافیہ تنگ نظر آئے، گا مقطع ہوگا

۹۰
لو کبھی تیغ، غضنفر کی لڑائی دیکھو شیر کے ہاتھ ید اللہ کی گھائی دیکھو
مار بھی کاٹا جاتا ہے، کنائی دیکھو بغلیں جھانکیں وہ شقی نے یہ جھکائی
جھک گیا ہے کہ دبکنے کا کہیں رستہ ہو
جی میں ہے کود پڑے، مصرعۂ برجستہ ہو

www.emarsiya.com

۹۱
ڈر کے جھکتا ہے حمیت سے کبھی مٹتا ہے فکرِ جاں میں کبھی ہے، اور کبھی جن بنتا ہے
شور ہے بخت خفا ہوگیا، کب مٹتا ہے ہلکی چوٹیں بھی ہیں بھاری کہ جگر چھنتا ہے
دھجیاں اڑ گئی ہیں کیسی کڑی تھی یہ زرہ
کسی تلوار کے پالے نہ پڑی تھی یہ زرہ

۹۲
نعرۂ شیر تھا ہر بار، کوئی چوٹ تو چل ڈھال بھی ہوگئی بیکار، کوئی چوٹ تو چل
تو تو یکتا ہے ستمگار، کوئی چوٹ تو چل سر دھنے جاتا ہے اومار، کوئی چوٹ تو چل
دم تو نکلے گا مگر حسرتیں اول نکلیں
تیرا ارمان نکل جائے، تو پھر بل نکلیں

۹۳
ہوش میں آگیا کچھ رد و بدل پر آیا منہ پہ چڑھتا ہوا شمشیر کے بل پر آیا
اُس کا پھل پھول پہ آیا، تو یہ پھل پر آیا ہاتھ اٹھا اس کا جو سر پر، یہ بغل پر آیا
وہ طمانچہ کو جھکی، اس نے خبر لی دھڑ کی
اٹھ کے پالٹ پہ وہ پلٹی یہ کڑک پر کڑکی

۹۴
شیر کی تیغ سے سر بر، کوئی جادو بھی نہ ہو رو برو ہو جو تصور میں، تو ابرو بھی نہ ہو
دل تو روتا رہے، پر آنکھ میں آنسو بھی نہ ہو کالے منہ پر کبھی روئیدگیِ مو بھی نہ ہو
حشر تک قبر پہ اُس کے کبھی سبزہ نہ جمے
اُس کی تصویر میں بھی بال کا خاکہ نہ جمے

۹۵
اُس کی تلوار تھی، مثلِ جگرِ شمر کرخت سایہ پڑ جائے تو ہرگز نہ پھلے، پھر وہ درخت
صاف گردش میں ہویدا پسرِ سعد کا بخت جائے جس ملک میں یہ، واں کا اُلٹ جائے تخت
دور کی خو ہے، کہ ہمرشتۂ میخوار ہے یہ
کیوں نہ ہو کس ولد القلب کی تلوار ہے یہ

www.emarsiya.com

۹۶

تیغِ اکبر سے بلاشک، یہ بلا رد ہوگی　　گھوڑے گرما گئے ہیں، اور جدوکد ہوگی
خوب سمجھے ہیں، کہ تقدیرِ شقی بد ہوگی　　یاں جدوکد میں عطائے جدِ امجد ہوگی

وہ تو گھوڑے سے لڑا شیر نے راحت پائی
۹۷ اس کو خود جنگ کی مہلت نہیں، فرصت پائی

وہ نہ پلٹا تو کہا، کیا ہوا کوڑا ظالم　　حیف اِس وقت پہ جی کرتا ہے تھوڑا ظالم
کود پڑ، اور منگالے کوئی گھوڑا ظالم　　تونے سبزے کے لئے کھیت بھی چھوڑا ظالم

یہ بہار اور ہوئی زخمِ جگر سبز ہوا
۹۸ پھل گئی کس کی دعا، خوب تو سرسبز ہوا

تجھ سے بھی بڑھ گیا شوخی میں، ترارخش شریر　　کبھی کاندہی، کبھی پھنک، تو کبھی موزہ گیر
دونوں باگوں پہ بگڑ جائے یہ تیری تقدیر　　گودنی ہے یہ دنی، عیب میں تیرا بھی ہے پیر

تیرے ہمراہ ترا خود ہی عدوے جاں ہے
۹۹ نوح کے وقت کے تازی میں یہ بل طوفاں ہے

تھام کریال فرس پھر وہ بہکتا آیا　　اپنے سائے سے بھی رہوار، جھجکتا آیا
دیو چُمکار کے گردن کو تھپکتا آیا　　تازہ دم ہوگیا تھا، غیظ سے تکتا

کھینچ کر تیغ، ستمگر جدوکد کرنے لگا
۱۰۰ چوٹیں کھا کھا کے بھرا پیٹ، کہ رد کرنے لگا

دیر زاید جو ہوئی، ہاتھ کمی کرنے لگا　　بچ کے پھرنے لگا، بڑھتے ہوئے جی ڈرنے لگا
چوٹ کیا چلتا، کہ بے موت شقی مرنے لگا　　وار خالی جو گئے آہیں غرض بھرنے لگا

شیر چلایا میں چھوڑوں گا جو ٹل جائے گا
میرے پنجہ سے کہاں بچ کے نکل جائے گا

www.emarsiya.com

۱۰۱

پھر امنگ آگئی پھرتن کے پے جنگ بڑھا   پھر ہَوا سر میں بھری، جھوم کے سرہنگ بڑھا
موت لے آئی اسے جینے سے دل تنگ بڑھا   یاں یہ گلرو جو بڑھا جنگ کا پہر رنگ بڑھا
دمبدم خونِ ستمگر، دم جنگ اڑنے لگا
پھر بہار آگئی، نوروز کا رنگ اڑنے لگا ۱۰۲

پھر بہار آئی، چلی باد بھاری ساقی   جھومتی آتی ہے، وہ رحمت باری ساقی
مئے عرفاں سے بجھا، پیاس ہماری ساقی   منہ تک آجائے ترا، چشمۂ جاری ساقی
سب سے مے مانگ چکا خلق میں باقی تو ہے
جام لوں گا میں تجھی سے مرا ساقی تو ہے ۱۰۳

ضرب سے پہلے ہی، مصرعہ تھا یہاں بیدم سا   بند سب ہل گئے تھے، سر میں بھی کچھ تھا خم سا
چل گیا دستِ جری، کٹ گیا کوہ غم سا   پھر عناصر کی رباعی، نہ حواسِ خمسا
سو کیئے جسم کے ہمراہ زرہ کے مصرع
ایک مصرع پہ ہوئے اتنے گرہ کے مصرع ۱۰۴

دیو مارا جو گیا شیر چلا سوئے سپاہ   حالتِ غیظ میں، شمشیر کی ترچھی تھی نگاہ
دانت جوہر کے بھی دہشت سے نکل آئے واہ   ہاتھ جوڑے ہوئے قبضہ تھا عقب میں ہمراہ
کیوں نہ پھر ناریوں پر خون کی طغیانی ہو
تیغ کی آب بھی، دہشت سے جو خود پانی ہو ۱۰۵

گلشنِ رزم میں کھلتی تھی ہزارے کی طرح   چرخ میں ڈوبتی تھی گاہ، ستارے کی طرح
جست کرتی تھی اسد بن کے، چکارے کی طرح   ٹکڑے ہر دل کے اڑانے لگی پارے کی طرح
جوشِ حدت سے قیامت تھا، بلا تھا سایا
مدتوں دھوپ کے سانچے میں ڈھلا تھا سایا

www.emarsiya.com

١٠٦

صاف گویا تھی زباں بس کہ سخنور تھی حسام   شعر گو کہتے ہیں سب، صاحب جوہر تھی حسام
گاہ مصرع مہِ نو کے برابر تھی حسام   فکرِ تقطیع میں، شاعر سے فزوں تر تھی حسام
روئے رنگیں پہ کبھی، نور کا برقع دیکھا
حسنِ مطلع کبھی دیکھا، کبھی مقطع دیکھا ١٠٧

ہر طرف، گلشنِ باغی میں قلمکاری کی   نوک سے شان دکھاتی تھی، کبھی باریکی
جانبِ چرخ کبھی اُڑنے کی تیاری کی   خُلق کہتے ہیں اسے، دشمنوں سے یاری کی
کوئی سفاک رُکے، یہ تو نہیں رُکتی ہے
اپنے دشمن سے بھی، ملنے کے لئے جُھکتی ہے ١٠٨

کبھی میخواروں کا خوں پیکے وہ مستانہ چلی   کبھی اعدا سے وہ کرتی ہوئی یارانہ چلی
کبھی جوہر سے سجی خلعتِ شاہانہ چلی   شمع قبضہ میں لئے موت کا پروانہ چلی
نقدِ جاں نار میں لیجانے کو تحصیل کیا
حکم مالک کا نئے رنگ سے تعمیل کیا ١٠٩

کبھی شانہ پہ وہ تھی، اور کبھی زیرِ بغل   دم یہ دیتی تھی ہراکدم کو، مرے ساتھ تو چل
چھوڑ دے ساتھ ستمگر کا، کشاکش سے نکل   پھول کی طرح کھلے، ایسے کھلاؤں تجھے پھل
آ گیا دم میں، تو وہ الفتِ تن بھول گیا
سبز باغ اس نے وہ دکھلایا، کہ دم پھول ١١٠

منہ چھپاتی بھی نہ تھی، آنکھ ملاتی بھی نہ تھی   بے تکلف تھی، مگر پہر کے پھر آتی بھی نہ تھی
خاک کر دیتی تھی، پھر اُس پہ جلاتی بھی نہ تھی   جابجا پھرتی تھی، اور پھر کہیں جاتی بھی نہ تھی
چلتی پھرتی نظر آئی نہ نظر کی صورت
اُڑتی تھی سارے جہاں میں وہ خبر کی صورت

www.emarsiya.com

111

وصف توسن جو لکھیں، کیا شعرا کی قدرت — سُم پہ ٹھہرے، یہ نہیں رنگ حنا کی قدرت
چل سکے ساتھ، کہاں ہے یہ صبا کی قدرت — اس کی سرعت کو مگر کہیئے خدا کی قدرت
برق و باراں نہ یہ سرعت کے سرشتے پائیں
اک ہوا کیا، کہ ہوا کے نہ فرشتے پائیں

۱۱۲

کیوں جوانوں میں پڑھے جاؤں شجاعت کا بیاں — یاد آیا ہے مگر مجھ کو مصیبت کا بیاں
حشر ہو اب وہ سناتا ہوں قیامت کا بیاں — نوجوانی میں پر ارماں کی شہادت کا بیاں
ذکرِ ناکامیٔ اکبر نہ سنا جائے گا
نوجوانوں سے وہ محشر نہ سنا جائے گا

۱۱۳

بے نشاں ہوگئے ہیں، چند جو نامی خودسر — دفعتاً مثلِ بلا، ٹوٹ پڑا ہے لشکر
پیاس کا زور، لڑائی کی تکان فکرِ پدر — لاکھ اندوہ ہیں اور ایک شہِ دیں کا جگر
حربے احمدؐ کی زیارت کو چلے آتے ہیں
سر پہ جھکتے ہیں، جبین چوم کے پھر جاتے ہیں

۱۱۴

منصفو ایک بلا ہو اُسے ٹالیں اکبر — ہاتھ زخمی ہوا کیا تیغ سنبھالیں اکبر
ایک دو وار سے جاں اپنی بچالیں اکبر — کس طرح ڈھال میں سب تن کو چھپالیں اکبر
منہ برس جاتا ہے تیروں کا جدھر جاتے ہیں
جس طرف آنکھ پھری پھول بکھر جاتے ہیں

۱۱۵

لاکھ تیغوں سے بچے ایک جواں مشکل ہے — ان بلاؤں میں بچے شیر کی جاں مشکل ہے
پیاس سے ہونٹوں پہ جب آئے زباں مشکل ہے — وہ قیامت تھی کہ ذاکر سے بیاں مشکل ہے
کس زباں سے میں کہوں حال مراغیر ہے اب
چل گئی دل پہ سناں خاتمہ بالخیر ہے اب

www.emarsiya.com

۱۱۶

کسی ناشاد کا دل توڑ کے بہا لا نکلا   ساتھ ہی بھالے کے دل بھی تہہ و بالا نکالا
بہہ گیا خونِ جگر لب سے نہ نالا نکالا   منہ سے نکلا بھی تو ہے ہے شہِ والا نکالا
باپ کی یاد میں غش کھا کے گرے گھوڑے سے
خون اگلتے تھے کہ تیورا کے گرے گھوڑے سے   ۱۱۷

درد تھمتا ہے تو چلاتے ہیں بابا آؤ   وقت امداد کا ہے یا شہ والا آؤ
پشت زیں سے میں گرا پڑتا ہوں شاہا آؤ   علی اکبر کا سفر ہوتا ہے، آقا آؤ
دمبدم موت کے پیغام چلے آتے ہیں
برچھیاں ہم کو جفاکار لگا جاتے ہیں   ۱۱۸

شاہ کہتے ہوئے دوڑے، پدر آیا بیٹا   جد کی اُمت نے، بہت مجھ کو ستایا بیٹا
ان کے ہاتھوں سے کبھی چین نہ پایا بیٹا   قہر کا رنج مگر، آج اٹھایا بیٹا
اب نہ باقی کوئی گل ہے نہ کوئی بُوٹا ہے
اس طرح باغیوں نے باغ مرا لُوٹا ہے   ۱۱۹

گر کے رہوار سے واں خاک پہ اکبر تڑپے   کبھی سنبھلے کبھی مقتل کی زمیں پر تڑپے
چین کس طرح ملے جب دلِ مضطر تڑپے   کئی جا گر کے، جگر بند پیمبر تڑپے
اٹھ کے دوڑے تو بدن ضعف سے تھرّانے لگا
اور بھی پیاس کی شدت ہوئی، غش آنے لگا   ۱۲۰

شہ کو تقدیر نے آفت یہ نئی دکھلائی   غم اکبر سے جو زایل ہوئی تھی بینائی
راہ مقتل کی بڑی دیر میں شہ نے پائی   لاشِ فرزند پہ اس وقت میں قسمت لائی
کہ عجب حال سے اس رشکِ قمر کو دیکھا
ہچکیاں لیتے ہوئے نورِ نظر کو دیکھا

www.emarsiya.com

۱۲۱
گر پڑے ہائے پسر کہہ کے امامِ ابرار   اُٹھ کے سنبھلے تو صدا دی کہ پدر تم پہ نثار
روح پر کیسی گزرتی ہے کرو کچھ گفتار   یہ تو ظاہر ہے کہ زخموں سے ہیں اعضا بیکار
میں اٹھاؤں اگر اٹھ سکتے نہیں، آپ سے تم
چند باتیں تو مری جان کرو باپ سے تم

۱۲۲
علی اکبر مجھے فرقت ہے تمہاری جانکاہ   دل مرے بس میں ہے اس وقت نہ قابو میں نگاہ
کھول کر آنکھ تو دیکھو مجھے اے غیرت ماہ   تم کو جانا ہے جدھر سے وہ بہت سخت ہے راہ
خوف کو راہ نہ خاطر میں ذرا دینا تم
کوئی ٹوکے تو اسے نام بتادینا تم

۱۲۳
کھول کر آنکھ جو اکبر نے پدر کو دیکھا   قُرۃ العین ید اللہ کو گریاں پایا
کر کے اک آہِ حزیں سیّد والا سے کہا   آپ کیوں روتے ہیں یاشاہ غریب الغُربا
قیدِ عالم کے عذابوں سے، رہا ہوتا ہوں
میں تو امت پہ محمدؐ کی فدا ہوتا ہوں

۱۲۴
کہہ کے یہ مرگیا افسوس دل و جانِ حسینؑ   روئیں سر پیٹ کے ہاتھوں سے محبانِ حسینؑ
غم وہ تنہائی کا وہ حالِ پریشانِ حسینؑ   ہاتھ تھا دل پہ، تر اشکوں سے گریبانِ حسینؑ
کلمۂ یاس زباں سے کبھی فرماتے تھے
دیکھ کر لاشِ پسر گاہ تڑپ جاتے تھے

۱۲۵
منہ پھرا کر سوئے دریا کبھی دیتے تھے صدا   آؤ مظلوم برادر کی مدد کو بھیا
دیکھ کر لاشۂ قاسم کبھی رو رو کے کہا   دھوپ میں خاک پہ کیا سوتے ہو اٹھو تو ذرا
کیفیت کس سے کہوں دردِ جگر کی بیٹا
لاش اٹھائی ہے برابر کے پسر کی بیٹا

www.emarsiya.com

۱۲۶

پاس اب کون بجز یاس ہے، اے رشکِ قمر   ہوسکے گر تو کرو عون و محمدؑ کو خبر
اُن سے کہہ دو کہ سناں سینے پہ اپنے کھا کر   ہوگئے راہِ الٰہی میں تصدق اکبر
مرتعش ہاتھ میں کیونکر تنِ صد پاش اٹھے
تم سب آؤ تو مرے شیر کی یہ لاش اٹھے ۱۲۷

دی درِ خیمہ سے فضہؑ نے یہ حضرت کو صدا   پاس پردہ کے کھڑی روتی ہیں بنتِ زہراؑ
جلد فرمایئے یا شاہِ غریب الغربا   گھر میں کب آئیں گے ہمشکلِ رسولِ دوسرا
غم سے سیدانیوں کی جان چلی جاتی ہے
آپ کے رونے کی جس وقت صدا آتی ہے ۱۲۸

خیریت سے تو ہیں ہمشکلِ رسولِ دوسرا   دی صدا سرورِ عالم نے بصد آہ و بکا
لٹ گیا لختِ دل و جانِ بتولِ عذرا   لاش اب اُن کی میں لاتا ہوں اٹھا کر تنہا
کوئی مونس کوئی ہمدم کوئی غمخوار نہیں
بیٹے قاسم نہیں عباسؑ علمدار نہیں ۱۲۹

سن کے حضرت کی صدا دل ہوا ایسا بیتاب   دخترِ فاطمہ خیمہ سے نکل آئیں شتاب
تھی ردا فرقِ مطہر پہ نہ چہرے پہ نقاب   تھا یہ نوحہ کہ ٹھہر جایئے اے عرش جناب
ضعف و ناطاقتیٔ شاہ سے گھبراتی ہوں
لاش لینے علی اکبر کی میں خود آتی ہوں ۱۳۰

چھٹ گیا مجھ سے، مری گود کا پالا ہے ہے   چھد گیا ظلم کی برچھی سے کلیجا ہے ہے
گرد ماں بہنیں تھیں، نے دخترِ زہرا ہے ہے   دم مرے شیر کا تنہائی میں نکلا ہے ہے
حلقِ خشکیدہ سے کیا کرب اٹھایا ہوگا
نزع میں پانی کا قطرہ بھی نہ پایا ہوگا

www.emarsiya.com

۱۳۱

گھر میں لاشہ لئے آئے جو امامِ کونین   شور محشر تھا کہ تھا غلغلۂ شیون و شین
عرش تھرایا کئے دخترِ زہراؑ نے یہ بین   غُل تھا مارا گیا برچھی سے دل و جانِ حسینؑ
کوئی لاشے کے ادھر کوئی ادھر پیٹتی تھی
خاک اوڑاتی تھی کوئی اور کوئی سر پیٹتی تھی ۱۳۲

بہنیں چلاتی تھیں سر پیٹ کے ہے بھی بھیا   لے کے زخموں کا لہو منہ پہ سکینہ نے ملا
بین کرتی تھی یہ اک شب کی دولہن واویلا   بھائی صاحبؑ ہمیں پردیس میں تم نے چھوڑا
خارِ غم کی جو خلش دل پہ سوا ہوتی ہے
رکھ کے منہ سینے پہ وہ صرف بکا ہوتی ہے ۱۳۳

شہ نے سمجھا کے جو میت سے جدا سب کو کیا   بھر کے اشک آنکھوں میں بنتِ شہِ مرداں نے کہا
بعد اکبر کے نہیں خلق میں جینے کا مزا   ہم بھی اب جاتے ہیں لو تم کو خدا کو سونپا
دخترِ شاہ مدینہ سے خبردار بہن
میری نادان سکینہ سے خبردار بہن ۱۳۴

بزمؔ اب آگے نہ لکھ رخصتِ سرور کا بیاں   شہِ والا کے عزا داروں میں ہے شور فغاں
عجز سے عرض یہ کر اے چمن آرائے جہاں   میرے گلزارِ طبیعت میں ہو داخل نہ خزاں
بیٹھوں جب کہنے کو، اِک باغ لگا کر اٹھوں
جس جگہ جا کے پڑھوں، رنگ جما کر اٹھوں

www.emarsiya.com